





Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خدا تعالیٰ کے فضل سے ام طاہر احمد رضا کا اپریشن کامیاب ہو گیا

## اجنبات جماعت عافرائیں کہ خدا تعالیٰ ان کے نتائج بہت اچھے پیدا

لاہور ۱۶ ماہ صبح - آج ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر لاہور سے بذریعہ فون اطلاع ملی کہ اللہ تعالیٰ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کا اپریشن کامیاب ہو گیا۔ اپریشن قریباً پونے دس بجے شروع ہوا۔ اور ایک گھنٹہ پانچ منٹ تک جاری رہا۔ یہ سارا مہرہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہستل میں موجود رہے۔ اور دعا فرماتے رہے۔ سوا گیارہ بجے کے قریب سیدہ موصوفہ کو ہوش آنا شروع ہو گیا تھا۔ کرنل ہیزرپنسل میڈیکل کالج لاہور نے اپریشن کیا۔ جن کے ساتھ بعض دوسرے مددگار بھی شریک تھے۔

دوسرا فون ایک بجے کے قریب موصول ہوا کہ سیدہ موصوفہ کو ہوش آ گیا ہے۔ اور حالت خدا کے فضل سے تسلی بخش ہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہستل کی تیاری کے لئے ہسپتال سے واپس تشریف لے گئے ہیں۔ یہ اطلاع بھی مل رہی ہے کہ میونس کے اپریشن کے علاوہ کرنل ہیزرپنسل کا اپریشن بھی کیا ہے۔ اجنبات سیدہ موصوفہ کی کمال صحت کے لئے خصوصی دوا جاری نہیں

قادیان ۱۶ ماہ صبح سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے اپریشن کے پیش نظر آج صبح نو بجے مقامی جماعت قادیان کے کثیر التعداد دوست مسجد الفضل میں دعا کی طرف سے جمع ہوئے۔ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے تمام جمعیت بہت لمبی دعا فرمائی۔ جو قریباً ۱۵ بجے سے لے کر ۱۶ بجے تک جاری رہی۔ دعائیں بہت ہی احمدی ستورات بھی شریک ہوئیں۔ سوا گیارہ بجے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے اس نازک اپریشن میں کامیابی عطا فرمائی۔ دیکھئے کہ اب اللہ تعالیٰ اس کے نتائج بھی بہت اچھے پیدا کرے گا۔

ثبوت بغیر رفع کرانے عزرات فریق ثانی کے کلام اپنی صداقت کو نہیں پہنچتے۔ مثلاً جب ہم اثبات وجود صالح عالم کی بحث نکھیں۔ تو تکمیل بحث کی اس بات پر موقوف ہوگے۔ جو دوسرے یعنی مکمل وجود تعالیٰ کائنات کے ظنون فاسدہ کو دوا کیا جائے۔ (دراہمن احمدیہ صفحہ ۸۲)

اس اقتباس کا مفہوم مولوی ثناء اللہ صاحب یہ اخذ کرتے ہیں کہ کوئی دلیل تمام نہیں ہو سکتی۔ جبکہ فریق مخالف کا نام ذکر نہ کیا جائے۔ اور پھر اس خود ساختہ مفہوم پر اپنے اعتراض کی عمارت کھڑی کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس اقتباس میں کوئی دلیل کا ذکر نہیں۔ بلکہ کمال تحقیقات اور باستیفاء بیان کو نے جمیع اصول حقہ اور اولیٰ کمالہ کا ذکر ہے اور کمال تحقیقات اور تکمیل بحث کو اس امر پر موقوف قرار دیا گیا ہے کہ سب ارباب مذاہب کے ظنون فاسدہ کو بھی دور کیا جائے۔ یعنی ہمارے دلائل پر جو اعتراضات نہیں پیدا ہوں یا پیدا ہو سکتے ہوں۔ ان کا بھی جواب دیا جائے۔ تا انہیں ہمارے دلائل کے تعلق پوری تسلی اور اطمینان ہو جائے۔

پس اس اقتباس پر ایک دلیل کا ذکر نہیں۔ بلکہ تکمیل بحث اور کمال تحقیقات کو ایک اس بات پر موقوف قرار دیا گیا ہے۔

بالکل صحیح ہے۔ حالانکہ اس میں کسی منکر کا ذکر نہیں۔ ناقابل مصنف (مثلاً) پھر نقل طریق کے خلاف جو نے کے ثبوت میں مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ "قرآن شریف نے دہریوں کے رویہ بہت سے دلائل دیئے ہیں۔ جو حقیقتہً براہین قطعیہ ہیں۔ جو ان میں دہریوں کا نام تک نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا یہ اصول علم کلام عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے۔

حضرات مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس اعتراض کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس کو قرار دیا ہے جسکو اس جگہ پیش کر دینے سے آپ نہایت آسانی سے مولوی صاحب کے اعتراض کی سطحیت اور ان کے علم کلام کی حقیت کا اندازہ لگا سکیں گے۔ مولوی صاحب نے ناقابل مصنف کے صلا پر وہ اقتباس ان الفاظ میں خود بھی درج کیا ہے۔

کمال تحقیقات اور باستیفاء بیان کرنا جمیع اصول حقہ اور اولیٰ کمالہ کا اسی پر موقوف ہے کہ ان سب ارباب مذاہب کا جو برخلاف اصول مذہب کے دلائل اور اختلاف لکھتے ہیں غلطی پر ہوا دکھایا جائے۔ پس اس جہت سے ان کا ذکر کرنا اور ان کے حکموں کو رفع و دفع کرنا ضروری اور واجب ہوا۔ اور خود نظر ہر ہے کہ کوئی

آئندہ صاحب ہمارے اس سوال کا منشا سمجھ گئے ہونگے۔ تو چاہیئے کہ اس منشا کے مطابق انجیل کی قوت و طاقت سے ایسے دلائل پیش کئے جائیں۔ نہ اپنی طرف سے۔ اور جو شخص ہم فریقین میں سے اپنی طرف سے کوئی معقول دلیل یا کوئی دعوئے پیش کرے گا تو ایسا پیش کرنا اس کا اس بات پر نشان ہوگا کہ اسکی وہ کتاب کمزور ہے۔ اور وہ طاقت اور قوت اپنے اندر نہیں رکھتی۔ جو کمال کتاب میں ہونا چاہیئے۔ جنگ مقدس صلا ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس امر زیر بحث کو اصول رنگ میں پیش کیا ہے۔ اسے کمال الہامی کتاب کا معیار قرار دیا گیا ہے اور اسے اصول طور پر پیش کرنے کی وجہ یہ تھی کہ مخالف اپنی الہامی کتب کو کمال قرار دینے کے مدعی تھے۔ ہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اس سے یہی تھی کہ قرآن مجید کا اس پہلو میں اجماع ثابت ہو۔ اور دنیا قرآن مجید کی اس فضیلت خصوصیت سے اپنے طور پر ثابت ہو جائے۔ تاں الہامی کتاب کا کمال ان پر کمال طور پر ثابت ہو جائے۔ رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اصول کو پیش کیا ہے۔ اس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اصول پر وہ نقص متحمل وارد نہیں ہوتا۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے وارد کرنے کی بے سود کوشش کی ہے۔

**دلیل میں مخالف کا ذکر**  
ایک اور اعتراض مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف یہ امر منسوب کر کے کیا ہے۔ کہ کوئی دلیل تمام نہیں ہو سکتی۔ جب تک فریق مخالف کا نام نہ ذکر نہ کیا جائے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں آپ کا یہ کہنا کہ دلیل میں مخالف کا ذکر ضروری ہوتا ہے۔ علم مناظرہ اور علم میزان کے متریک خلاف ہے۔ ناقابل مصنف صفحہ ۱۱-۱۲) پھر صفحہ ۱۱ پر مولوی صاحب یہ بھی لکھتے ہیں۔ "مرزا صاحب کا یہ بیان عقل اور نقل دونوں طور طریق کے خلاف ہے۔" عقلی طریق کے خلاف جو نے کے لئے وہ لکھتے ہیں۔ علماء منطق کے نزدیک بہترین دلیل برهان ہے۔ جو یقینی مقدمات سے مرکب ہوتا ہے جس کی مثال یہ قیاس ہے۔ انا لہم صریح و مظاہر صریح معادش یتیم الہی الخ وادش اس دلیل کا نتیجہ

کہ کمال الہامی کتاب کو ہر دعوئے اور اس کے دلائل خود پیش کرنے چاہئیں۔ نہ یہ کہ دعوئے تو وہ خود پیش کرے۔ اور دلائل میں زید و بکر کی وکالت کی محتاج ہو۔ چنانچہ حضور جنگ مقدس کے مباحثہ میں جو پادری عبد اللہ آتھم سے ہوا تحریر فرماتے ہیں۔ "یہ بھی لکھا گیا تھا۔ کہ ہر ایک دلیل یعنی دلیل عقلی اور دعوئے جس کی تائید میں وہ دلیل پیش کی جائے۔ اپنی اپنی کتاب کے حوالہ اور بیان سے دیا جائے۔ میرا اس میں مدعا یہ تھا کہ ہر ایک کتاب کی اس طور سے آزمائش ہو جائے۔ کہ ان میں یہ قوت اعجازی پائی جاتی ہے یا نہیں۔ اس سلسلہ کے ذریعہ بہت جلد کچھ آجائیں گے کہ صداقت کے کامیاب اور پاک اور کمال اور زندہ کلام کو ناسپ ہے۔ سو میرا مطلب یہ تھا کہ جس کتاب کی نسبت یہ دعوئے کیا جاتا ہے کہ فی حد ذاتہ کمال ہے۔ اور تمام مراتب ثبوت کے وہ آپ پیش کرتے ہیں تو پھر اسی کتاب کا فرض ہوگا کہ اپنے اثبات دعاوی کے لئے دلائل عقلی بھی آپ ہی پیش کرے۔ نہ یہ کہ کتاب پیش کرنے سے بالکل عاجز و سکت ہو۔ اور کوئی دوسرا شخص کھڑا ہو کر اس کی ضمانت کرے۔ اور ہر ایک منصف بڑی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر اس طریق کا التزام فریقین اختیار کریں۔ تو احقاق حق اور ابطال باطل بہت سہولیت سے ہو سکتا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ مشر عبد اللہ آتھم صاحب جو پہلے سے یہ دعوئے رکھتے ہیں۔ کہ انجیل درحقیقت ایک کمال کتاب ہے۔ وہ اس دعوئے کے ساتھ ضرور اس بات کو ماننے ہوں گے۔ کہ انجیل اپنے دعاوی کو معقولی طور پر آپ پیش کرتی ہے۔ (جنگ مقدس صفحہ ۱۲)

نیز تحریر فرماتے ہیں۔ "بلکہ چاہئے کہ جس کتاب نے اپنے کمال ہونے کا دعوئے کیا ہے۔ وہ دعوئے بھی بتدریج ثابت کر دیا جائے۔ اور پھر دوسری کتاب اس دعوئے کے ثابت کرنے کے لئے معقول دلیل پیش کرے۔ اور اس طور کے التزام سے جو کتاب آخر پر غالب ثابت ہوگی۔ اس کا یہ اعجاز ثابت ہوگا۔" جنگ مقدس صلا ۱ پھر فرماتے ہیں۔ "مواہب اللہ ہے کہ مشر عبد اللہ



کہ مخالف ارباب مذاہب کے ظنون فاسدہ کے دور کرنے کا بھی اس میں سامان ہو۔ اس امر کو سب اجاب جانتے ہیں کہ تکمیل بحث اور کامل تحقیقات محض کوئی ایک دلیل پیش کرنے سے نہیں ہو جاتی۔ بلکہ بحث میں کئی دلائل پیش کرنے پڑتے ہیں۔ اور مخالفین کو جوابات دینے پڑتے ہیں۔ تب وہ بحث تکمیل پاتی ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب کی مغلطہ وہی ملاحظہ ہو کہ کامل تحقیقات اور بحثنا بیان کرنے جمیع اصول حقہ اور اولہ کاملہ کا مفہوم ایک دلیل قرار دے رہے ہیں۔ اور اس ایک دلیل میں مخالف کا نام ذکر کرنے کو ضروری قرار دے کر اسے میزان و منطق اور عقلی طریق کے خلاف قرار دیتے ہیں۔ بے شک العالم حرکت و عمل میں کتب حادث۔ حدوث عالم کی ایک حد تک یقینی برہان ہے مگر اس ایک دلیل پیش کرنے سے مخالف کے تمام ادیان اور ظنون فاسدہ تو دور نہیں ہوجاتے۔ خصوصاً ان فلسفیوں کے جو ایک غیر مرکب علم کے بھی قائل ہیں۔ جب کہ آریہ سماجی روح اور مادہ کو حالت اولے میں غیر مرکب مانتے ہیں۔ اور خود مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ مسلم ہے کہ آریہ ایسا عقیدہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ وہ ناقابلِ دفع کے ص ۳۹ پر لکھتے ہیں۔ ”اگرچہ آریہ لوگ روح و مادہ کو قدیم مانتے ہیں۔ مگر ان سے مرکب چیز کو قدیم نہیں کہتے“ پس مولوی ثناء اللہ صاحب کی یہ ایک ہی یقینی برہان اس وقت تک آریوں کو یقین نہیں دلا سکتی۔ جب تک روح و مادہ کی قدامت کے متعلق ان کے ظنون فاسدہ کو دور نہ کیا جائے۔ پس جب حدوث عالم کی بحث ہو تو یہ بحث بھی کامل تحقیقات کہلا سکتی ہے۔ اور اسے بھی مکمل بحث کا نام دیا جاسکتا ہے جبکہ آریوں کے ظنون فاسدہ کو بھی دور کیا جائے۔ چنانچہ مولوی شبلی صاحب اسی قسم کی ایک منطقی دلیل کو ناکان قرار دیتے ہوئے اپنی کتاب علم الکلام جلد ۲ ص ۳۲ پر لکھتے ہیں۔ غرض جو چیز حادث ہے۔ وہ صرف صورت ہے۔ (مادہ صورت بدلتا رہتا ہے) اصل مادہ کے حادث ہونے پر نہ کوئی تجربہ پیش کیا جاسکتا ہے۔ نہ کوئی استدلال قائم کیا جاسکتا ہے۔ اس بناء پر عالم کو حادث کہن صورت

کے اعتبار سے صحیح ہے۔ لیکن مادہ کے لحاظ سے صحیح نہیں۔ اور جب عالم کا حدوث ثابت نہیں۔ تو استدلال بھی صحیح نہیں۔ یہ سب کیفیت اس قسم کے منطقی دلائل کی مولوی شبلی صاحب کے نزدیک۔ گو مولوی شبلی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مادہ کے حدوث پر کوئی استدلال قائم نہیں کیا جاسکتا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم الکلام کا کمال ملاحظہ ہو۔ کہ آپ قرآن مجید سے ہی حدوث مادہ کی ایک دلیل اخذ کر کے پیش فرماتے ہیں۔ جو یقینی اور قطعی دلیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ قالے قرآن مجید فرماتا ہے۔ (الایحکم من خلق)۔ کہ جو شخص کوئی چیز بناتا ہے۔ اسے اس کا کامل علم بھی ہوتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ہمیشہ کو روح اور مادہ کا کامل علم ہے۔ یا نہیں اگر آریہ کہیں کامل علم ہے۔ تو ہمیشہ کو روح و مادہ کے خلق پر قادر بنانا پڑے گا۔ ورنہ بصورت دیگر فدا جانے کو ناقص العلم مانا پڑے گا۔

حضرات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم الکلام کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ آپ دلائل کو ایسے سادہ اور عام فہم طریق سے پیش فرماتے ہیں۔ اور پھر ساتھ ہی مخالفین کے ظنون فاسدہ کو دلائل سے رد کرتے جاتے ہیں۔ جس سے دلوں میں ایک سکون اور طمانیت کی کیفیت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اور عام متکلمین کی طرح آپ کا یہ طریق نہیں۔ کہ ایک دلیل پیش کر دیں۔ اور اسے مخالف کی قسمل کے لئے کوئی خیال کر لیں۔ اور اس کے ظنون فاسدہ کو دور کرنے کی طرف کوئی توجہ ضروری نہ سمجھتے ہوں۔ بحث میں یہ طریق ان لوگوں کا تو ہو سکتا ہے۔ جن کے مد نظر محض مخاطب کو خاموشی لا جواب کرنا ہوتا ہے مگر ان لوگوں کا طریق یہ نہیں ہو سکتا۔ جو دلوں میں الطینت کی وجہ ان کی کیفیت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ مولوی شبلی صاحب کو بھی شکوہ پرانے متکلمین سے ہے۔ وہ اپنی کتاب علم الکلام جلد ۲ ص ۳۲ پر جدید علم الکلام کی ضرورت بتانے کے لئے لکھتے ہیں۔

”سب سے بڑی ضروری چیز یہ ہے کہ دلائل اور براہین ایسے صاف اور سادہ ہوں کہ بیان کئے جائیں۔ کہ سرلیح الفہم ہونے

کے ساتھ دل میں اتر جائیں۔ قدیم طریقہ میں بیچ و بیچ مقدمات منطقی اصطلاحات اور نہایت دقیق خیالات سے کام لیا جاتا تھا۔ اس طریقہ سے مخالف مرعوب ہو کر چپ ہو جاتا تھا۔ لیکن اس کے دل میں یقین اور وجدان کی کیفیت نہیں پیدا ہوتی تھی۔“

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جدید علم الکلام کی بنیاد ڈال دی ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے پرکھنے کے لئے اپنے قدیم علم الکلام کو معیار بنانا چاہتے ہیں۔ جس سے مولوی شبلی صاحب آلال میں۔ حضرات آپ صاحبان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم الکلام کا شکار ہیں۔ اور احمدیوں کا ہر فرد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم الکلام کی رفعت اور علم مرتب کا

شاید ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم کلام نے سے شہد پیدا کر کے آپ کے علم کلام کے غلبہ کی شہادت پیش نہیں کرتا۔ حضرت آپ من چکے ہیں۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے بحث میں مخالف کے ذکر کو نقل طریق کے بھی خلاف قرار دیا ہے۔ مگر اس کے خلاف قرآن مجید میں ہم یہ پاتے ہیں کہ اس میں یہود و نصاریٰ وغیرہ کا نام لے لے کر بھی ان کے عقائد کا رد کیا گیا ہے۔ مثلاً نصاریٰ کا ذکر کر کے تثلیث کا رد کیا گیا ہے۔ اور یہود و نصاریٰ کا اکٹھا ذکر کر کے مسیح اور عزیر کے ابن اللہ ہونے کے عقیدہ کا ابطال کیا گیا ہے۔ پس یہ ہے علم الکلام مولوی ثناء اللہ صاحب کا کہ انہیں بحث میں مخالف کا ذکر کرنا خلاف قرآن دکھائی دیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے خدام پر لطف و کرم کی ایک ادنیٰ مثال

تا دماغوں کو کراؤں گلشن احمد کی سیر ہر نظر میں وہ حقیقی عشق کی کیفیتیں اور پھر خدام کی خاطر وہ آقا بے قرار جب نہ تھی پیٹے پلانے میں کوئی قید و ربا وہ مجالس وہ لواہیں وہ ترانے اور تھے جب فلک سے ہن برتا تھا زمانے اور تھے

”ایک دن میں اندر وہ دیدار آیا قادیان ہو چکا تھا جن کو حضرت کی قدرت کا یقین یعنی بھیرے سے فقط بیعت کی خاطر آئی تھیں اور پہلے سے ہی حضرت پر یقین کامل ہوا لال بہت ہی دیر تک اس نور کو سمجھتے رہے

چھٹا ہوں مندریب خوشنوا کا ذکر خیر آہ وہ نعمات الفت کی مسلسل بارشیں آنکھ کی اک اونے انیش ہزاروں لٹاں جب تھے میکش بزم ساقی میں نہایت باریاب وہ مجالس وہ لواہیں وہ ترانے اور تھے جب فلک سے ہن برتا تھا زمانے اور تھے

مفتی صادق بیان کرتے ہیں اپنی داستان اس سفر میں سیری بڑھی والدہ بھی ساتھ تھیں آپ دل میں اک نہایت نیک نیت لال تھیں رونے اور دیکھ کر دل کو سکون حاصل ہوا دیر تک ہم ہمدی موعود کو دیکھا کئے

آخر وقت رحیل کا روال بھی آگیا اور ہمیں ناچار حضرت سے جدا ہونا پڑا وقت رخصت حضرت اقدس ہمارے ساتھ تھے اور کچھ کھانا بھی منگوا یا ہمارے واسطے ہستم نگر سے لیکن ایک کو تا ہی ہوئی حضرت اللہ نے جب ڈال اچشتی سی نظر

اس نے یہ شفقت۔ یہ الفت۔ یہ محبت یہ پیار کیوں نہ دل قربان ہونے کے لئے ہوں بقرار آدھارے موصفات اور اک کی آنکھیں تو کھول کی یہ آپ غائب میں بالکل وہی موتی نہیں اس سے پہلے جو نظر آئے تھے بطحا میں ہمیں



جنوبی افریقہ کے احمدیوں کی مشکلات

مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ انچارج سیر الیون گریڈ ریور اطلاق دے چکے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا سے بہت کچھ مشکلات دور ہو گئی ہیں۔ لیکن ذیل میں ان کا خط جو اس اکتوبر کا لکھا ہوا ہے۔ اس لئے درج کیا جاتا ہے۔ کہ آپیش آمد مشکلات کا کسی قدر اندازہ لگایا جاسکے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں :—

کے خلاف ایمل کریں۔ پھر اگر ضرورت ہو تو ڈی۔ سی کے پاس۔

اس کے علاوہ ایک دور دراز ریاست  
ٹونگی کے احمدی احباب کو بھی جبراً نہ اور  
قید کی سزا ان کے پیر اعظم چیف نے دی۔  
دور مضان کے دنوں میں سارا دن انہیں  
دھوپ میں بٹھایا گیا۔ ۹ ماہ سے ٹونگی اور  
کویا کی ریاستوں میں احمدیوں کو دکھ دیا جا  
رہا ہے۔ میں نے خود دونوں ریاستوں کا  
دورہ کیا۔ اور چیفوں نے بر ملا طور پر مجھے  
کہہ دیا۔ کہ احمدیوں کو ریاست سے نکال دیا  
جائے گا۔ یہاں بھی احمدی ڈی۔ سی کے  
پاس شکایت نہیں کرتے۔ اور ہماری شکایت  
اور تاروں کا ڈی۔ سی جواب تک نہیں دیتا  
احمدی کہتے ہیں کہ اگر ڈی۔ سی کے پاس شکایت  
کریں۔ تو پینٹ لوگ جھوٹ بول کر مقدمہ  
جیت سکتے ہیں۔ اور سینکڑوں جھوٹ  
گواہ بنا سکتے ہیں۔ اور ڈی۔ سی بھی چیفوں  
کی بات کا اعتبار کرتے ہیں۔ یہ بات بالکل  
سچ ہے۔ کہ چیفوں کی جھوٹی بات بھی حکام  
کے ہاں سچی تسلیم کی جاتی ہے۔ اس موقع پر  
ٹونگی کے احمدی ۳۰ سال پیدل طے کر کے  
مولوی محمد صدیق صاحب کو کینٹا میں ملے۔

مولوی صاحب نے۔ ہمارا کتوبر کو مجھے بذریعہ  
تار اطلاع دی۔ میں نے اسی وقت کھنٹ  
امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا  
کے لئے تار بھیجا۔ اور ایک مضمون تار گوینہ  
کو دینے لگا تھا۔ کہ مولوی صاحب کا دوسرا  
تار مل گیا۔ کہ مزید کارروائی کرنے سے پہلے  
ان کی رپورٹ کا انتظار کروں۔ کیونکہ کہینما  
کا جھگڑا تقریباً پلٹے ہو گیا ہے میں نے  
ڈویژنل کمشنر بوجن کے ماتحت پوجے ہوں  
کا دستخط کمشنر جے سے ملاقات کر کے  
طی۔ سی اور کو یا اور ٹوٹ گیا کے چیفوں کے  
روپیہ کا ذکر کیا۔ کمشنر صاحب موصوف کا  
روپیہ نہایت شریفانہ اور مہر داندہ تھا۔ آپ

یام زیر رپورٹ میں الف ابراہیم ذکی صاحب فریق مبلغ کی طرف سے تار ملا کہ علاقہ کینما کے رٹو ساد اور پیرامونٹ چیف نے دو گاؤں میں نماز عید غیر احمدیوں سے علیحدہ ادا کرنے کی وجہ سے احمدیوں کو ۶ پونڈ جرمانہ کیا ہے۔ اس پر ۹ اکتوبر کو ہارورم مولوی محمد صاحب کو کیا بھیجا گیا۔ اس ریاست میں ایک سال سے ہمارے احباب کو اپنے اپنے گاؤں میں مساجد بنانے کی اجازت نہیں دی جا رہی اور بھی دوسرے طریقوں سے انہیں تنگ کیا جا رہا ہے۔ میرے ڈسٹرکٹ کمشنر کینما کے تمام چٹھی بھی لکھی۔ مولوی صاحب ۱۳ دن اسی علاقہ میں ڈسٹرکٹ کمشنر پیرامونٹ چیف اور ریاست کے رٹو ساد سے ملاقاتیں کرتے رہے۔ آپ کی رپورٹ سے مندرجہ ذیل باتیں واضح ہوتی ہیں ۱) پیرامونٹ چیف اور دیگر اکابرین احمدیت کے سخت مخالف ہیں۔ ۲) احمدی احباب پر بلا وجہ جو جرمانے کئے جاتے ہیں۔ انہیں وہ فوراً ادا کر دیتے ہیں لیکن پیرامونٹ چیف کے پاس اس کی عادت کی وجہ سے شکایت کرنے کی جرأت نہیں کرتے۔ اس طرح چیف لوگوں کو جرأت ہو جاتی ہے۔ کہ ہمیشہ جرمانے کر کے احمدیوں کا روپیہ ہضم کرتے ہیں۔ احمدی ڈسٹرکٹ کمشنر کے پاس شکایت کرنے کی بھی جرأت نہیں رکھتے۔ (۳) ڈسٹرکٹ کمشنر نے کہا ہے کہ جن لوگوں پر ظلم یا جرمانہ ہو۔ ان کا فرض ہے کہ اس کے پاس شکایت کریں مبلغ ۲۰) احمدی لوگ جرمانہ ادا کر رہے ہیں۔ مگر ڈی۔ سی کے پاس شکایت نہیں کرتے۔ فیصلہ یہ ہوا ہے۔ کہ احمدیوں کو علیحدہ نماز کی اجازت مل گئی ہے۔ لیکن جرمانے واپس نہیں ہوئے۔ اور پیرامونٹ چیف نے بظاہر مصالحانہ رویہ اختیار کر لیا ہے ہم نے اپنے آدمیوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ باقی مدد پیرامونٹ چیف کے پاس براہوں

نے حکم دیا۔ کہ احمدی ڈنگیا و گویا بو میں  
حاضر ہوں۔ چنانچہ انہیں تار دیا گیا۔ اور  
۲۲ کو سب لوگ بو میں پہنچ گئے۔ اور ۲۳  
کو کمشنر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ آپ  
نے انہیں ڈی۔ سی کے نام جیٹی دے کر  
پوچھے ہوں بھیج دیا۔ ۲۴ کو ایک احمدی ڈنگیا  
پیدل روانہ ہو گیا۔ تاکہ باقی احمدیوں کو بھی  
پوچھے ہوں میں حاضر کرے۔ اور باقی  
احباب یہاں سے پیدل روانہ ہو گئے۔

انتخاب عہد داران کی منظوری کا اعلان

ذیل میں بعض جماعتوں کے عمید یاروں کی منظوری کی فہرست دی جا رہی ہے۔

سکرٹری تبلیغ  
 آڈیٹر  
 بھدرک (اڈیسہ)  
 پریذیڈنٹ  
 سکرٹری تبلیغ  
 مال  
 سید محمد زکریا صاحب پشور  
 این۔سی۔ایم۔ای سکول  
 تعلیم و تربیت  
 مولوی نادر الدین صاحب  
 اسٹنٹ سکرٹری تبلیغ  
 غلام سامی - بھدرک  
 فیس و زپور

جنرل سکریٹری { محمد اسماعیل صاحب معتبر  
سکریٹری ال { محمود پور (کرنال)  
پریزیڈنٹ میاں نور محمد صاحب  
سکریٹری مال میاں قاسم علی صاحب  
تبلیغ میاں نور محمد صاحب  
امور عامہ میاں محمد سلیمان صاحب  
تعلیم و تربیت میاں نور محمد صاحب  
محکمات غلام قادر صاحب رحمت اللہ علیہ عرفی

اعا براہیم ذکی افریقن مبلغ ان کے ساتھ  
 تھے۔ کیونکہ کو یا کے چیف نے ان کو بھی  
 دو روز جیل میں رکھا تھا۔  
 ایام زیر رپورٹ میں خاکسار روزانہ شہر  
 تہ میں چکر لگا کر انفرادی تبلیغ اور فرخت  
 احمدیہ لٹریچر کرتا رہا۔ اور موجودہ  
 مشکلات اور پریشانیوں کو تبلیغ میں  
 روک نہیں بننے دیا گیا۔  
 خاکسار نذیر احمد عفی عنہ مبلغ انجارج میر النون

منظوری کا اعلان  
ی جاں ہے ————— ناظر اعلیٰ  
چک ۱۷۵۱ پنیار (سرگودھا)  
پریذیڈنٹ چوہدری اللہ بخش صاحب  
سرطی ایم رحمت اللہ صاحب ٹیچر  
امین و امام الصلوٰۃ مولوی ہمدان صاحب  
حیدر آباد (دکن)  
سرطی عیوۃ تبلیغ حکیم عبدالصمد صاحب فیاض نقی فاضل نقی فاضل  
چک ۱۷۵۱ ضلع شاہ پور  
پریذیڈنٹ چوہدری فیض احمد صاحب  
باندی (ضلع نواب شاہ)  
پریذیڈنٹ و سرطی مال عبدالحی خاں صاحب  
سیالکوٹ چھاؤنی

استنٹ سکریٹری چوہدری بشارت احمد صاحب  
 سکریٹری و تالیف محمد نواز صاحب  
 میرٹھ  
 پریذیڈنٹ مولوی عبدالواحد صاحب بنگلہ خیرنگر  
 سکریٹری امور عامہ شیخ نصیر الحق صاحب جنرل ہیڈ کوارٹر  
 " تعلیم و تربیت قریشی نثار احمد صاحب " " "  
 عائب سکریٹری تالیف سیکرٹران علی صاحب آڈٹ آفس  
 سکریٹری مال جمیب احمد صاحب ٹیلر ماسٹر  
 سکریٹری تالیف چوہدری محمد رفیع صاحب نمبر دار

وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی مست. نو

فرمایا :- "خدا ہی جانتا ہے۔ کہ ہماری آئندہ نسلوں کو اس تحریک کے ماتحت کام کرنے کا کس حد تک موقعہ ملے گا۔ لیکن یہ تو ناہم رہی ہے۔ کہ ہماری نیت اس روپیہ سے ایک ایسا فنڈ قائم کرنے کا ہے۔ جس سے یہ سب تک اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہے۔ اور قیامت تک مسلمان ہوئے والوں اور احمدیت میں داخل ہونے والوں کا ثواب اس تحریک میں شامل ہونے والے دوستوں کو ملتا رہے۔ کیونکہ یہ روپیہ ایک مرکزی تبلیغی فنڈ پر خرچ ہوگا۔ اور اس فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہوگا۔ یقیناً ان سب کو اللہ تعالیٰ قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہے گا۔" — ایسی اہم اور شاندار تحریک میں شامل ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ سال دہم کے وعدہ ۷ فروری تک مرکز میں پہنچ جائیں۔ یا اپنے اپنے مقام سے سہ جنوری یا یکم فروری کو روانہ ہوں سو ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قبول فرما دیں گے۔ مگر آپ وعدہ

کرنے پر آخری آدمی کیوں بنتے ہیں۔ اس نوٹ کے پر اچھے ہی اپنا وعدہ لکھ کر ہوا رست حضور کی خدمت میں یا اس دفتر میں حضور اکرمؐ کی پیشکش کرنے کے لئے ارسال فرما دیں۔



## خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب نوٹ فرمائیں!

ذیل میں الفضل کے خطبہ نمبر کے جن خریدار اصحاب کے اسمائے گرامی درج ہیں۔ ان کا چندہ ۲۹ فروری ۱۹۳۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہونا ہے۔ تمام اصحاب سے درخواست ہے کہ ۵ فروری تک چندہ ارسال فرماویں۔ اگر کوئی دوست وی پی کو آنا چاہیں یا پرچہ بند کرنا چاہیں تو وہ پانچ فروری ۱۹۳۲ء تک بذریعہ کارڈ اطلاع دے دیں۔ کیونکہ اس کے بعد وی پی ارسال کر دئے جائیں گے۔ جن کا وصول کرنا احباب کا فرض ہوگا۔ الفضل کے خطبہ نمبر کا سالانہ چندہ پانچ روپیہ ہے۔

(میں الفضل)

۲۴۲ - سرکار علی صاحب	۱۰۴۱ - محمد عبدالرحمن صاحب	۱۱۸۸ - منشی علی اکبر صاحب
۳۸۱ - امین ایم حبیب صاحب	۱۰۴۲ - ڈبلیو کے حرمان	۱۱۸۹ - چوہدری نذیر احمد صاحب
۶۲۲ - ولی داد صاحب	۱۰۵۰ - غلام احمد صاحب	۱۱۹۵ - محمد مظفر علی صاحب
۶۵۱ - شوکت علی صاحب	۱۰۵۴ - قمر الدین صاحب	۱۲۱۱ - منشی محمد طفیل صاحب
۶۹۲ - اللہ دتہ صاحب	۱۰۶۶ - بابو غلام جیلانی صاحب	۱۷۵۶ - خالص صاحب میاں محمد گل صاحب
۷۷۳ - اہلیہ صاحبہ حضرت میر	۱۰۶۴ - شیخ محمد حسین صاحب	۱۲۶۲ - میر رفیق علی صاحب
ظہور الحسن صاحب	۱۰۶۶ - روشن الدین صاحب	۱۲۶۵ - چوہدری نور محمد صاحب
۸۲۸ - محمد شمس الدین صاحب	۱۰۶۸ - عبدالقادر صاحب	۱۳۰۹ - ڈاکٹر محمد امین خالص صاحب
۸۸۳ - مسجد احمدیہ بریلی	۱۰۹۹ - عطاء الرحمن صاحب	۱۳۰۸ - چوہدری علم الدین صاحب
۸۸۶ - عبدالغفور صاحب	۱۱۰۳ - محمد اسماعیل صاحب	۱۳۱۳ - فضل الہی صاحب
۸۹۳ - سبحان علی صاحب	۱۱۰۴ - ایم عبدالرشید صاحب	۱۳۱۶ - میاں اللہ رکھا صاحب
۱۰۱۹ - فاوم حسین صاحب	۱۱۵۸ - مرزا رحمت اللہ صاحب	۱۳۱۹ - محمد اقبال صاحب

## قادیان میں محفوظ جائداد پیدا کر نیک کار زمین موقع

### محلہ دارالعلوم میں نہایت با موقع زمین

جس کا رقبہ ایک کنال چھ مرلہ ہے اور جس کی بنیادیں قریباً ایک گز چوڑی۔ ایک گز گہری ایک فٹ کنکریٹ اور پچیس ہزار درجہ اول کی اینٹوں سے بھری گئی ہیں۔ یہ زمین نصرت گز سکول سے چند قدم کے فاصلہ پر قادیان کے تمام علمی ادارات ہائی سکول۔ جامعہ احمدیہ اور کمیٹی گھر۔ نور ہسپتال وغیرہ کے بالکل قریب واقع ہے۔ قیمت بالمقطع چار ہزار روپیہ ہوگی۔ وہی دوست خط و کتابت کریں جو یکمشت چار ہزار روپیہ دینے پر رضامند ہوں

المشتخص: حکیم محمد عبداللطیف شہید تاجر کتب احمدیہ بازار قادیان

## ضرورت

کارخانہ میک ورس قادیان میں ستریوں کی ضرورت کے لئے تنخواہ ۳۰ سے لیکر ۶۰ ماہوار تک حسب تجربہ و لیاقت۔

جملہ درخواستیں بنام میک ورس قادیان بھیجی جائیں

منہ میں رہ رہ رہ اگر آپ کے دانت خراب ہیں تو سمجھ لیجئے کہ آپ کھانے کے ساتھ زہر کھا رہے ہیں۔ عزیز کار بالک منجن دانتوں کیلئے بیکہ مفید ہے قیمت دواؤں کی شیشی ایک روپیہ۔

عزیز کار بالک منجن سٹورز لیکچر روڈ قادیان

## پائیرولون جبرٹ

شیشی خوردہ ۱۲ کلاں میں ملنے کا پتہ۔ دارالفضل میڈیکل ہال و نیم میڈیکل ہال قادیان ویدک اینڈ لیونان فارمیسی جالندھر کنٹ

۲۰۵۵ - حکیم عبدالرحمن صاحب	۱۹۶۱ - رحمت اللہ صاحب	۱۳۷۶ - محمد حیات صاحب
۲۰۵۶ - عبدالرزاق خالص صاحب	۱۹۶۳ - فقیر محمد صاحب	۱۳۷۹ - جہر غلام رسول صاحب
۲۰۸۵ - میاں ابراہیم صاحب	۱۹۶۳ - غلام محمد خالص صاحب	۱۳۸۲ - محمد صاحب بی۔ اے
۲۰۸۹ - بابو چراغ الدین صاحب	۱۹۶۵ - چوہدری رحمت علی صاحب	۱۳۸۱ - قریشی ضیاء الدین احمد صاحب
۲۰۹۱ - محمد یاسین صاحب	۱۹۶۶ - محمد حسین صاحب	۱۳۸۳ - بوٹے خاں صاحب
۲۰۹۲ - میاں غلام حسین صاحب	۱۹۶۸ - بخانہ حاجی محمد صاحب	۱۳۵۶ - سید بشیر احمد صاحب
۲۰۹۳ - چوہدری غلام احمد صاحب	۱۹۶۹ - چوہدری محمد شریف صاحب	۱۳۶۱ - احمد خاں رحمان خالص صاحب
۲۰۹۸ - احمد الدین صاحب	۱۹۷۰ - مفتی راجہ صاحب	۱۳۶۵ - اہلیہ صاحبہ مولوی سید
۲۰۹۹ - عبدالغنی صاحب	۱۹۷۱ - سید ولایت شاہ صاحب	بشارت احمد صاحب
۲۱۰۰ - ملک محمد شفیع صاحب	۱۹۷۳ - چوہدری فتح الدین صاحب	۱۳۷۱ - ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
۲۱۰۳ - جہر اللہ دتہ صاحب	۱۹۷۸ - نذیر احمد صاحب	۱۳۷۶ - عبدالرزاق صاحب
۲۱۰۵ - حافظ عبدالرحمن صاحب	۱۹۷۹ - سکریٹری صاحبہ جماعت احمدیہ	۱۵۴۲ - ملک نبی بخش صاحب
۲۱۱۱ - محمد عبداللہ صاحب	۱۹۸۰ - میاں فضل محمد صاحب	۱۵۹۶ - غلام احمد صاحب
۲۱۱۲ - چوہدری محمد اسماعیل صاحب	۱۹۸۱ - لفٹیننٹ محمد مسلم صاحب	۱۶۱۲ - وزیر محمد صاحب
۲۱۱۳ - ناصر محمد صاحب	۱۹۸۲ - ماسٹر محمد شفیع صاحب	۱۶۱۵ - سید بشیر احمد شاہ صاحب
۲۱۱۴ - بشیر احمد صاحب	۱۹۸۶ - محمد حیات صاحب	۱۷۱۰ - نور محمد صاحب
۲۱۱۵ - میاں عبدالقیوم صاحب	۱۹۸۷ - فتح محمد خاں صاحب	۱۷۱۲ - عطاء ربی صاحب
۲۱۱۷ - راجہ محمد اشرف صاحب	۱۹۸۸ - چوہدری علی محمد صاحب	۱۷۳۶ - مرزا فضل بیگ صاحب
۲۱۲۱ - مولوی غوث محمد صاحب	۱۹۸۹ - کریم بخش صاحب	۱۷۵۹ - عطاء الہی صاحب
۲۱۲۲ - خواجہ عبدالرشید صاحب	۱۹۹۲ - غلام حیدر صاحب	۱۷۶۶ - میاں نبی بخش صاحب
۲۱۲۸ - میاں اللہ دتہ صاحب	۱۹۹۶ - ایم عبدالحمق صاحب	۱۷۷۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۲۱۳۱ - ایس۔ بی۔ ملک صاحب	۱۹۹۷ - محمد شفیع صاحب	۱۷۹۹ - میاں سراج الحق صاحب
۲۱۳۲ - چوہدری محمد عبداللہ صاحب	۱۹۹۸ - محمد اسحاق صاحب	۱۸۳۸ - مرزا منور احمد صاحب
۲۱۳۸ - غلام محمد خاں صاحب	۲۰۰۱ - چوہدری برکت اللہ صاحب	۱۸۵۷ - چوہدری احمد علی خالص صاحب
۲۱۳۹ - ملک محمد یار صاحب	۲۰۰۴ - سردار شاہ صاحب	۱۸۷۰ - منشی فواد خالص صاحب
۲۱۶۰ - ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب	۲۰۰۳ - اللہ دتہ صاحب	۱۸۷۷ - شیخ رحمت اللہ صاحب
۲۱۶۱ - سکندر علی صاحب	۲۰۰۶ - عبدالرحمن صاحب	۱۹۲۹ - محمد عباس صاحب
۲۱۶۲ - چوہدری عنایت اللہ صاحب	۲۰۰۷ - محمد حسین صاحب	۱۹۳۰ - میاں عبدالرحیم صاحب
۲۱۶۶ - شیخ بشیر احمد صاحب	۲۰۰۸ - عبدالعزیز صاحب	۱۹۳۲ - امیر حبیب اللہ صاحب
۲۱۶۷ - چوہدری محمد حسین صاحب	۲۰۱۲ - سید محمد رحمت اللہ صاحب	۱۹۳۳ - مرزا محمد حسین صاحب
۲۱۶۸ - رفیق احمد صاحب	۲۰۱۳ - سید محمود علی صاحب	۱۹۳۵ - میرالہ بک خالص صاحب
۲۱۶۹ - عبدالحی صاحب	۲۰۱۵ - میاں عبدالرشید صاحب	۱۹۳۷ - چوہدری غلام حیدر صاحب
۲۱۷۱ - حسن محمد صاحب	۲۰۱۸ - راجہ حکم داد خالص صاحب	۱۹۳۹ - ضیاء الحق صاحب
۲۱۷۶ - نور الحق صاحب	۲۰۲۸ - سید ہمایوں جلالہ صاحب	۱۹۴۰ - چوہدری قدرت اللہ صاحب
۲۱۷۸ - گل زمان صاحب	۲۰۳۳ - محمد اسحاق صاحب	۱۹۴۲ - محمد سلیمان صاحب
۲۱۸۰ - سراج الدین صاحب	۲۰۳۷ - حکیم محمد عبداللطیف صاحب	۱۹۴۳ - چوہدری محمود احمد صاحب
۲۱۸۱ - محمد شفیع صاحب	۲۰۳۸ - ملک عبدالغنی صاحب	۱۹۴۴ - ملک احمد حسین صاحب
۲۱۸۸ - چوہدری بشیر احمد صاحب	۲۰۴۱ - غلام رسول صاحب	۱۹۴۷ - ملک بشیر احمد صاحب
۲۱۹۲ - ہرنس سنگھ صاحب	۲۰۴۲ - عنایت اللہ صاحب	۱۹۴۸ - ماستری محمد عیسیٰ صاحب
۲۱۹۳ - شیخ محمد جعفر صاحب	۲۰۴۳ - مفتی محمد صاحب	۱۹۵۳ - چوہدری عبداللہ خالص صاحب
۲۱۹۵ - صالح محمد صاحب	۲۰۴۴ - محمد حسین صاحب	۱۹۵۶ - خدا بخش صاحب
۲۲۰۳ - برکت علی صاحب	۲۰۴۵ - کرامت اللہ صاحب	۱۹۵۶ - عبدالقیوم صاحب
(میں الفضل)	۲۰۵۲ - محمد صادق شاہ صاحب	۱۹۵۷ - شیخ غلام محمد صاحب



# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن ۱۳ جنوری - انبار نیو یارک ہینرٹ ٹرمین کے خاص نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ وسطی اٹلی کے محاذ پر آٹھویں اور پانچویں فوج کے سپاہیوں کو موسم کی زبردست خرابی اور جرموں کی سخت مزاحمت کا سامنا ہو رہا ہے۔ آٹھویں فوج کے سپاہی ہسکارا کے شمال میں ساحل کے ساتھ ساتھ بڑھ رہے تھے کہ بحیرہ ایڈریاٹک کی تند و تیز لہریں انھیں اور ان سپاہیوں کو اپنے ساتھ بہا کر لے گئیں۔ لیکن اگلے دن حفاظت کا سامان کر لیا گیا اور اس کا بدلہ دشمن پر سخت حملہ کر کے لیا گیا۔

نئی دہلی ۱۳ جنوری - آج دہلی کے ہند نے ایک نیا آرڈیننس جاری کیا ہے جس کی رو سے سوئی کپڑے اور سوت کی قیمت فروخت مقرر کر دی گئی ہے۔ اگر تاجروں نے اس آرڈیننس میں مقرر کردہ قیمتوں سے زیادہ قیمتیں وصول کیں تو خریداروں کو نانہ حصہ واپس لے لینے کا حق حاصل ہوگا۔

لندن ۱۳ جنوری - مشرق وسطیٰ کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے کہ اٹلی میں چرداروں کے گاؤں پر امریکن فوج نے قبضہ کر لیا ہے۔

پشاور ۱۳ جنوری - مسٹر برڈلینڈ ٹیٹ کشر ڈیرہ اسماعیل خاں کو مندرجہ ذیل امور کا تحقیق کے لئے چری پور بھیجا گیا ہے۔ (۱) فساد کی اصل وجہ (۲) عوام کا طرز عمل (۳) سول اور پولیس افسروں کی طرف سے کئے گئے انتظامات۔

لاہور ۱۳ جنوری - حکومت پنجاب کرنسی نوٹوں کو کم کرنے کے سلسلے میں ایک زبردست اقدام اختیار کرنے والی ہے۔ حکومت کو توقع ہے کہ اس طرح ۱۹۳۳ء تک ختم ہونے والے مالی سال میں ۱۲ کروڑ روپے سے زیادہ کے کرنسی نوٹوں کو بازار سے نکال کے گی حکومت اس سوال پر بھی غور کر رہی ہے کہ ریونیو معافی سرٹیفکیٹ جاری کرے۔ ان سرٹیفکیٹوں پر سود دیا جائے گا۔ لیکن جنگ کے اختتام پر پیشتر انہیں وصول نہیں کیا جائے گا۔

لندن ۱۳ جنوری - جرمنوں اور جاپانیوں کی طرف سے بروکسلنگ کیا جا رہا ہے کہ اتحادیوں نے ایمان سے جو وعدے کر رکھے ہیں انہیں پورا کرنے میں کوتاہی کی جا رہی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ محوریوں کا بیان بالکل غلط ہے۔ روس اور برطانیہ نے فروری ۱۹۲۲ء میں ایران سے وعدہ کیا تھا کہ اس کی آزادی اور علاقوں کی سلامتی پر کوئی آنچ نہیں آنے دی جائے گی۔ طبران کا فرانس کے موقع پر امریکہ نے بھی ایران کو گارنٹی دے دی تھی۔

کراچی ۱۳ جنوری - یہاں کے تمام پرائس کنٹرول انسپکٹر اب تک تیس لاکھ گز کپڑا برآمد کر کے ضبط کر چکے ہیں جو ان کے پہلے کاٹنا ہوا مہر کے بغیر تھا۔ اور جس کی اطلاع حکام کو ابھی تک نہیں دی گئی تھی۔

مدرا ۱۳ جنوری - آج مسٹر جسٹس یوگو سوامی اور نے ایڈیٹر "سڈے آبزور" اور پرنٹر دیبلش کو مقدمہ توہین سے بری کر دیا یہ مقدمہ مسٹر اجگو پال اچار سات وزیر اعظم مدراس نے اخبار مذکور کے ایک مضمون کی بنا پر دائر کیا تھا۔ چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے ایڈیٹر اور پرنٹر کو توہین آمیز بیانات کی اشاعت کی بنا پر بالترتیب ایک ہزار اور تین سو روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم دیا تھا۔

واشنگٹن ۱۳ جنوری - اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے انکشاف کیا ہے کہ جاپان نے مختلف اقوام کے قیدیوں کے تیسرے تبادلہ کو منظور کر دیا ہے۔ جاپان کی طرف سے کہا گیا ہے کہ جب تک اسے یہ معلوم ہو جائے کہ امریکہ میں جاپانی قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے۔

اس وقت تک جاپانی تبادلہ نہیں کر سکتے۔ کہا جاتا ہے کہ سپین کے جو نایب امیرکے میں موجود ہیں اور جن کے ذمہ جاپانیوں کے مفاد کی حفاظت ہے۔ وہ جاپان کو مطلوبہ معلومات بہم پہنچائیں گے۔

کلکتہ ۱۳ جنوری - حکومت بنگال نے ایک اعلان کے ذریعہ فضائی حملوں کے بعد ٹیلیفون کا استعمال ممنوع قرار دے دیا ہے فضائی حملوں کے بعد پولیس۔ اسے آر پی اور دوسری حفاظتی جماعتیں ہی صرف ٹیلیفون کا استعمال کر سکیں گی۔

ماسکو ۱۳ جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے موزیر کے رقبہ میں نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔

نئی دہلی ۱۳ جنوری - ریلوے کے سامنے یہ تجویز ہے کہ عوام کو ریل کے سفر میں باز رکھنے کے لئے ریل کا کرایہ بڑھا دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ سفر کم کر دیا کی پروپیگنڈا مہم ناکام رہی ہے اور ریل گاڑیوں میں کثرت ازدحام کا وہی عالم ہے۔ اس لئے ریلوے مجبوراً اس سخت اقدام پر غور کر رہی ہے۔

ڈربن ۱۳ جنوری - جولائی ۱۹۳۳ء میں ڈربن کی گوری آبادی میں رہنے کے تصور پر مسٹر ہتھیر کے خلاف مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ چلا تھا۔ جس پر مجسٹریٹ نے اسے چھ مہینے کے بعد عدالت میں حاضر ہونے کا حکم دیا تھا چھ مہینے گزرنے کے بعد مسٹر ہتھیر کو پھر طلب کیا گیا اور پانچ پونڈ جرمانہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ جو ادا کر دیا گیا۔

دہلی ۱۳ جنوری - ہندوستانی فوج کے ایک افسر نے اطلاع دی ہے کہ اراکان

ضروری اطلاع

اس ہفتہ بھی خطبہ کی بجائے عام پرچہ ہی خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب کی خدمت میں ارسال کیا جا رہا ہے۔ خطبات مرتبہ کے لئے گئے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظر ثانی کے بعد جلد شائع ہوں گے۔ (منبر)

کے مورچے پر منچاؤ سے مشرق کو جاپانیوں کے زوردار جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ دشمن سخت مقابلہ کر رہا ہے مگر ہمارے دستے مزہ توڑ جواب دے رہے ہیں۔

دہلی ۱۳ جنوری - اس ہفتہ کے شروع میں جنگ پر جو حوالے کئے گئے۔ وہ پیر اور بدھ کی رات کو کئے گئے۔ جاپانیوں نے بیان کیا ہے کہ حملے تین گھنٹے لگاتار رہے۔ اور جہاں ہم پھینکے گئے۔ وہاں آگ بھڑک اٹھی۔

لندن ۱۳ جنوری - آج کے اتحادی اعلان میں اٹلی کی لاطینی کے متعلق بتایا گیا ہے کہ پانچویں فوج کے دائیں بازو پر فرانسیسی اور افریقی دستے آگے بڑھتے جا رہے ہیں اور انہوں نے کئی اہم پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے کیسینو کی پہاڑیوں میں جو فوج لڑ رہی ہے۔ اس نے چر داروں پر دشمن کے حملہ کو ناکام بنادیا ہے اور دو میل آگے بڑھ گئی ہے۔

آٹھویں فوج کے مورچے پر نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے دستے اپنے مورچے مضبوط بنا رہے ہیں۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے اس علاقہ کے میدانوں کو نشانہ بنایا اور کئی ہوائی اڈوں پر بم برسائے۔

لندن ۱۳ جنوری - فرانس کے شمال میں ہوائی جہازوں نے حملہ کیا اور پیرس کے قریب ایک ہوائی لڑائی میں انگریزی جہازوں نے دشمن کے چھ جہاز گرا دیے۔

لندن ۱۳ جنوری - بحیرہ روم میں سپین کے قریب دشمن کا ایک جنگی جہاز ایک غوطہ خور کشتی

آنکھوں کا ازعام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض بستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے انکے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی "سورمہ ہماہر خاص" جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے۔ خرید لیں۔ قیمت فی تولہ ایک چھ ماشہ تین ماشہ ۱۲ صلیہ کا پستہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

لبوب کبیر

لبوب کبیر مشہور معجون ہے لیکن انفس کی بات ہے کہ فی زمانہ نانا دے فیصدی دواخانے اسکو تیار کرتے وقت نہ تو صحیح اجزاء ڈالتے ہیں اور نہ پورے اجزاء سے اسے بناتے ہیں۔ یہی نسخہ ایکٹ انی جیاض سے ملا ہے۔ اس میں تمام مغزیات مصالح جانکے علاوہ زعفران مصطفیٰ رومی درق سونا۔ ورق چاندی۔ عسبر مشک مروارہ کبریا۔ مرجان۔ عقیق یمنی۔ یا قوت رسانی وغیرہ ڈالے جاتے ہیں۔ یہ معجون نشانہ کو طاقت دیتی ہے دافع نسیان، دل دماغ کو قوت دیتی ہے اور نشاط آؤ ہے۔ بدن کو فرہ کرتی اور اعصاب کو مضبوط کرتی ہے۔ قیمت آٹھ روپیہ فی چٹانک طبعی عجائب گھر قادیان

نئی دہلی ۱۳ جنوری - پولیس میں روپیہ ۱۹۳۳ء کی سرحد سے پہلے آگے بڑھ گئی ہے۔